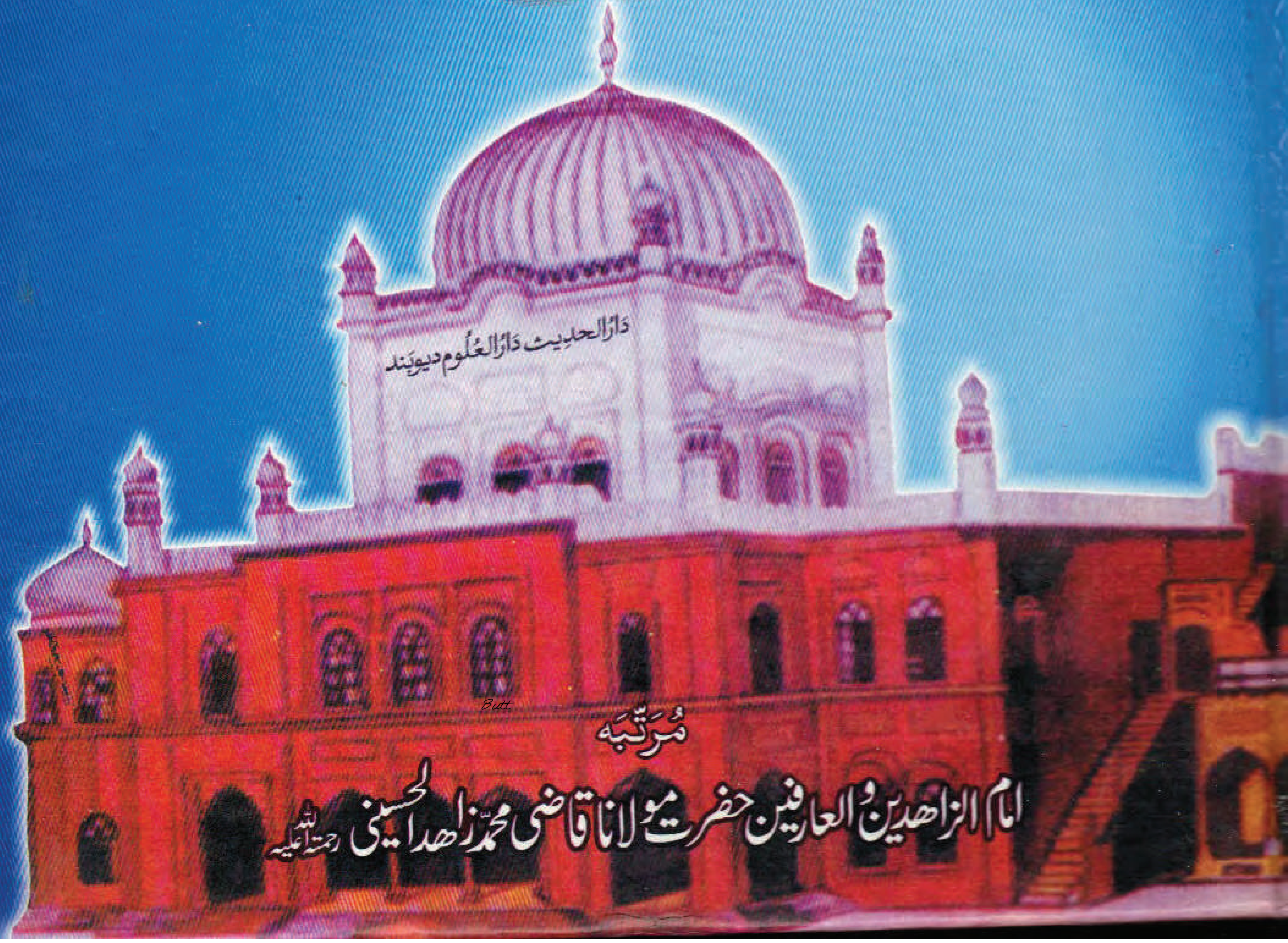
سوانح حیات قطب الارشاد والتکوین

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ

چراغ محمد صلی اللہ علیہ وسلم



مرتبہ

امام الزاہدین والعارفین حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

از ۱۹۴۴ء تا ۱۹۴۷ء

حضرت مدنیؒ مراد آباد جیل سے رہا ہو کر دیوبند تشریف لائے اور پھر فوراً حسب معمول سلہٹ تشریف لے گئے جہاں سے شوّال میں واپس آکر اپنے دینی، علمی، رُوحانی اور سیاسی مشاغل میں حسب سابق مصروف ہو گئے۔ بفضلہٖ تعالیٰ دارالعلوم دیوبند نے ان چند سالوں میں تعلیمی، تعمیری خوب ترقی کی اور ساتھ ہی حضرتؒ کی جمعیۃ العلماء کے پروگرام کے مطابق سیاسی سرگرمیاں بھی تیز تر ہوتی گئیں، کئی اجلاس اور جلسے ہوئے، یہاں صرف ایک جلسہ کی کاروائی درج کی جاتی ہے جس سے حضرت مدنیؒ کی سیاسی بصیرت کا پتہ چلتا ہے کہ حضرت کس قدر اتحادِ ممالکِ اسلامیہ اور آزادیٔ ہند کے لیے بے قرار رہتے تھے اور اسے کس قدر ضروری سمجھتے تھے:۔

"آزاد ہند فوج کے جنرل شہنواز جب انگریزی حکومت کی مجوزہ پھانسی کی سزا سے قانونی طور پر ۱۹۴۵ء کے آخر میں رہا ہوئے تو یُوپی کے مشہور شہر مظفر نگر میں آپ کیلئے خیر مقدمی عظیم الشان جلسہ حضرت مدنیؒ کی صدارت میں منعقد ہُوا، آپ نے رات کو ایک مفصل تقریر فرمائی جس کا خلاصہ یہ ہے، آپ نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ اسلام کے بنیادی دشمن ہیں، اگر ہندوستان متحدہ رہ کر آزاد ہو گیا تو وہ خود دنیا کی طاقتوں میں صف اوّل پر شمار ہو گا اور اس کی دعوت پر تمام دنیا کی مسلم ریاستوں کو اکٹھا کر کے ایک متحدہ محاذ قائم کیا جا سکتا ہے جو یہود و نصاریٰ کے خلاف ایک زبردست چیلنج ہو کر دن بدن ترقی کر کے زینوں پر چڑھتا چلا جائے گا۔ اگر خدانخواستہ یہود و نصاریٰ کا بنایا ہُوا پلان و پروگرام کامیاب ہو گیا اور ہندوستان کی تقسیم عمل میں آگئی تو یہود و نصاریٰ کی طاقت پروان چڑھے گی اور دُنیا کی دوسری اقوام غلامی کی زنجیروں میں جکڑ بند ہوتے چلے جائیں گے، خصوصاً مسلمانوں پر ظلم وستم کی بجلیاں گرتی چلی جائیں گی اور پرسانِ حال کوئی نہیں رہے گا، مسلمانوں کی پستی اور انحطاط کی کوئی حد نہ رہے

گی۔" (حیات و کارنامے ص۵۱۲)

(ف) آزادی کی تحریک جاری تھی جس میں کانگریس عدم تشدد کے فلسفہ پر کاربند تھی کہ کانگریس کے ایک رکن سوبھاش چندر بوس نے کانگریس کے اس نظریہ سے بغاوت کر کے "فارورڈ بلاک" قائم کر لیا، اور مسلح طریق کار پر انگریزی حکومت کا تختہ اُلٹنے کا کام شروع کر دیا، انگریز نے سوبھاش کو گرفتار کر کے سخت سزائیں دیں، اٹک کے قلعہ میں بھی اسے محصور رکھا مگر سوبھاش موقع پا کر وطن سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا اور ہری پور ہزارہ کے مولانا حکیم عبدالسلام صاحب مرحوم (جو کہ جمعیۃ علماء ہند کے صفِ اوّل کے با اعتماد رکن تھے) کی وساطت سے دریائے سندھ کو عبور کر کے آزاد قبائل سے ہوتا ہوا بالآخر حکومتِ جاپان سے جا ملا اور انگریزوں کی فوج میں بغاوت کی تبلیغ کرتے ہوئے کئی فوجی افسر اور سپاہی اپنے ساتھ ملا کر آزاد ہند فوج کے نام سے اپنی فوج بنالی۔ کیپٹن شہنواز ضلع جہلم کے رہنے والے تھے اور انگریزوں کی فوج میں ملازم تھے اور اسلامی مجاہدانہ جذبہ رکھتے تھے، وہ بھی آزاد ہند فوج میں آملے، آزاد ہند فوج کا ترانہ اردو زبان میں تھا اس کی ایک رباعی درج ذیل ہے ؎

قدم قدم بڑھائے جا — وطن کی لَو لگائے جا
وطن ہی سے ہے زندگی — وطن ہی پر لُٹائے جا

سوبھاش کا نظریہ یہ تھا کہ جاپان کے ساتھ مل کر ہندوستان کو انگریزوں سے آزاد کرا لیا جائے گا مگر امریکہ کی انسانیت کش تدبیر سے، ہیروشیما پر ایٹم بم گرانے کے بعد سارے پروگرام دھرے کے دھرے رہ گئے اور انگریزوں نے ان باغیوں کو گرفتار کر کے ان پر مقدمات چلائے، شہنواز کو جو آزاد ہند فوج میں جنرل کے عہدے پر فائز تھے پھانسی کی سزا دی گئی، بعد میں قانونی چارہ جوئی سے معاف ہو گئی اور شہنواز مظفر نگر پہنچے، جنرل شہنواز نے ہندوستان ہی میں اقامت اختیار کر لی تھی اور آزادی کے بعد حکومتِ ہند کے نائب وزیر ریلوے بھی مقرر ہوئے۔

مکتوباتِ شیخ الاسلام کی جلد ۲ ص۳۰۸ پر جنرل شہنواز کی ٹانڈہ ریلوے اسٹیشن کی منظوری کی مساعی کا ذکر کیا گیا ہے، جنرل صاحب بھارت ہی میں وفات پا گئے ہیں۔ غفر اللہ لہٗ